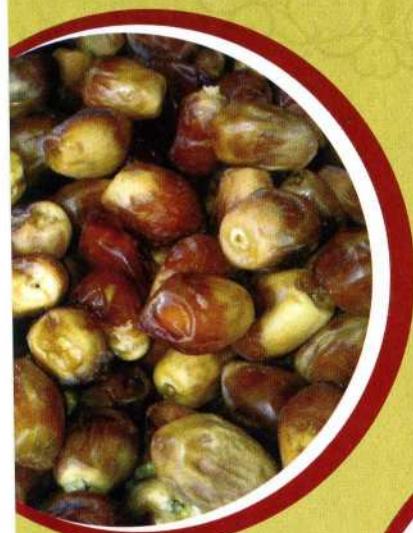


# کھجور کی کاشت



تحقیقاتی ادارہ برائے اشمار  
ایوب زمین تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

## کھجور کی کاشت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نواز ہے۔ ان میں ایک خاص نعمت پھل ہیں۔ جن میں کھجور ایک اہم پھل ہے۔ یہ ایک ایسا پھلدار درخت ہے جسے اپنے جمالیاتی حسن و زیبائش، غذا یافت اور ادویاتی نقطہ نظر سے انفرادی اہمیت حاصل ہے۔ انسان کے لئے اس کی اہمیت اس لئے بھی مسلم ہے کہ اللہ رب العزت نے انسانی تخلیق کی باقی ماندہ مٹی سے کھجور کو پیدا کیا۔ اس کا پھل انسانی صحت کے لئے انتہائی اہم ہے۔ یہ پنجبروں کا پسندیدہ پھل رہا ہے۔ رسول پاک ﷺ سے بہت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ یہ غذا یافت کا منبع ہے۔ اس میں پروٹین، چکنائی، نمکیات، نشاستہ اور حیاتین پائی جاتی ہیں۔

کھجور کے 100 گرام پھل کا کیمیائی تجزیہ درج ذیل ہے۔

مقدار	غذائی اجزاء	مقدار	غذائی اجزاء
75 گرام	نشاستہ	282 گلوکوڑوریز	حرارتے
8 گرام	ڈائیٹری فا بر	64 ملی گرام	کیلیشم
2.4 گرام	پروٹین	2 ملی گرام	سوڈیم
0.4 گرام	چکنائی	656 ملی گرام	پوتاشیم

شرقی وسطیٰ میں کھجور کو تقریباً 5 ہزار سال سے کاشت کیا جا رہا ہے۔ اس کی بہترین اقسام سعودی عرب، عراق اور مصر میں کاشت کی جاتی ہیں۔ بر صغیر پاک و ہند میں کھجور کی کاشت سکندر اعظم نے متعارف کرائی۔ بعد ازاں محمد بن قاسم کی آمد سے اس کی کاشت کو مزید فروغ ملا۔

پاکستان میں کھجور کا زیر کاشت رقمہ 91145 ہیکٹر اور پیداوار 537204 ٹن ہے جبکہ پنجاب میں اس کا زیر کاشت رقمہ 5781 ہیکٹر اور پیداوار 44041 ٹن ہے (پھل، بزیات اور مصالحہ جات پاکستان 2014-15) پاکستان آسٹریلیا، بھگل دلیش، کینیڈا، یونان، ڈنمارک، بھارت، جمنی، نیپال، چین، سری لنکا، امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کو کھجور برآمد کرتا ہے۔ جس سے ملکی زر مبادلہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ پاکستان میں تین سو سے زائد کھجور کی اقسام ہیں۔ پنجاب میں ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خاں ڈویژن اور ضلع جہنگر کھجور کی کاشت کے لئے مشہور ہیں۔

کھجور گرم مرطوب آب و ہوا کا درخت ہے۔ مشہور ملش ہے کہ کھجور کی بہترین پیداوار حاصل کرنے کے لئے اس کا سر آگ اور پاؤں پانی میں ہونے چاہیے۔ کھجور کو زیادہ درجہ حرارت، کم بارش اور خشک موسم کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس کو صحرائی درخت بھی کہتے ہیں۔ پھول نکلتے وقت موسم خشک ہونا بہت ضروری ہے۔ کھجور کا پودا کم سے کم 10 ڈگری سینٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 50 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت برداشت کر سکتا ہے۔

### زمین

کھجور کی کاشت کیلئے اچھی نکاس والی زرخیز میراز میں موزوں ہے۔ تاہم اسے چکنی بھاری زمین میں بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ کھجور کو زیادہ اساسی اور زیادہ نمکیاتی زمینوں میں بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ ایسی زمین دوسرے چھلدار پودوں کی کاشت کے لئے موزوں نہیں ہوتی ہے۔

**افزاں نسل** کھجور کی جنی اور باتاتی طریقہ سے افزاں نسل کی جاتی ہے۔

### 1- جنسی طریقہ

کھجور کی جنسی افزاں نسل بیج سے کی جاتی ہے۔ لیکن بیج سے تیار کردہ پودے صحیح انسل نہیں ہوتے۔ افزاں نسل کے اس طریقہ سے تیار کردہ پودوں میں بچپاں فیصد سے زیادہ نر ہوتے ہیں۔ بیج سے تیار کردہ مادہ پودے آٹھ سے دس سال بعد پھل دینا شروع کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں پودوں پر پھل بننے سے پہلے نر اور مادہ کی پہچان ممکن نہیں۔

### 2- باتاتی طریقہ

کھجور کی باتاتی افزاں نسل زیر بچہ پودوں سے کی جاتی ہے۔ پودے سے پیدا ہونے والے زیر بچے بالکل مادری پودے جیسے ہوتے ہیں۔ یعنی زیر بچہ بڑا ہو کر مکمل طور پر اپنے مادری پودے کی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ نر پودے سے الگ کئے ہوئے زیر بچے نر اور مادہ پودے سے الگ کئے ہوئے زیر بچے مادہ ہوتے ہیں۔ کھجور کا ہر پودا اول عمر میں ہی (15 تا 20 سال) زیر بچے پیدا کرتا ہے۔ جب زیر بچہ مناسب جسامت اور جڑیں بنالیتا ہے تو انہیں مادری پودے سے الگ کر لیا جاتا ہے اور اسے باغ میں مطلوبہ جگہ پر لگا دیا جاتا ہے۔ کھجور کا پودا عاموًا 10 تا 20 زیر بچے بناتا ہے۔ زیر بچے بننے کا انعام پودے کی قسم، کھادوں کے استعمال، آپاشی اور تنے کے ساتھ ممکن

چڑھانے پر ہوتا ہے۔ زیر بچوں کی اچھی جڑیں بننے کے لئے ضروری ہے کہ زمین کو مسلسل و تر میں رکھا جائے۔ زیر بچے کو مادہ پودے سے الگ کرنے کیلئے بہت احتیاط اور تجویز کا فراہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیر بچہ مادری پودے سے علیحدہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ زیر بچے کی عمر 3 سے 5 سال ہو یا اس کا وزن تقریباً 10 تا 15 کلوگرام ہو اور اس کے ساتھ جڑیں موجود ہوں۔ بچے کا جڑ والا یعنی پیالہ نما حصہ زخمی نہ ہو۔ زیر بچہ علیحدہ کرنے سے پہلے مادہ پودے کے ارد گرد کی مٹی ہٹالیں۔ جس زیر بچہ کو علیحدہ کرنا ہواں کی زائد شاخیں کاٹ لیں۔ پھر کسی تیز دھار آ لے مشابل کی مدد سے علیحدہ کر لیں۔ اگر زیر بچہ کو زیادہ فاصلے پر لے جا کر زمین میں کاشت کرنا مقصود ہو تو زمین میں منتقل کرنے سے پہلے چند گھنٹوں کے لئے اس کے جڑ والے حصے کو پانی میں بھگولیں۔ اگر زیر بچوں کو مادہ پودے سے الگ کر کے نرسی میں ایک سال کیلئے رکھا جائے تو کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

## DAGH BIYL

تجاری پیمانے پر پیداوار حاصل کرنے کے لئے بھجور کے پودوں کی DAGH BIYL مرتع نما طریقے سے کرنی چاہئے۔ قطار سے قطار اور پودے سے پودے کا فاصلہ 18 تا 20 فٹ رکھنا چاہئے۔ بھجور کے نئے پودے کسی دیوار، پانی کے کھال یا زمین کی بیرونی حدود سے 6-5 فٹ دور لگائے جائیں۔ بھجور کے پودے وسط فروری تا آخر مارچ یا اگست کے آخر سے وسط تمبر تک لگائے جاتے ہیں۔ پودا لگانے کے منتخب کردار جگہ بر 3 فٹ گہرا اور 3 فٹ چوڑا گڑھا بنا کر بیس سے پچھیں دن کے لئے کھلا رکھیں۔ پودے لگانے کے مجموعہ وقت سے ایک تا ڈبڑھ ماہ پہلے گڑھے تیار کریں۔ گڑھ کی بھراں 1/3 حصہ اچھی طرح گلی مژدی کھاد + 1/3 حصہ بھل + 1/3 حصہ اور پروالی ایک فٹ کی مٹی کو اچھی طرح ملا کر کریں۔ بھراں زمین کی سطح سے 5-6 اٹھ اوپنجی کریں اور پھر لگا تار و مرتبہ پانی دیں۔ دوسرے پانی کے ساتھ دیمک کے اندر دیمک کے لئے زرعی زہر کا استعمال ضرور کریں۔ پودا لگانے سے پہلے اس کی جڑوں والے حصہ کو جڑوں سمیت 10-12 گھنٹے کے لئے پانی میں بھگول کر رکھیں۔ خیال رہے کہ پودے کے اوپروا لایعنی گویہ والے حصہ میں پانی نہ جائے۔ پودا لگاتے وقت بھرے ہوئے گڑھ سے نئے لگائے جانے والے پودے کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب مقدار میں مٹی نکالیں۔ 8-10 لتر پانی ڈال کر مٹی اور پانی کو خوب ملا کیں۔ اگر کسی وجہ سے گڑھوں میں دیمک کی زہر نہیں ڈالی جاسکی تو اس پانی کے اندر دیمک کے لئے کلورو پاٹری فاس (Chloropyriphos) بمحاسب 2.5 تا 3 میلی لتر فی لتر پانی ڈالیں۔ پھر اس زہر کو گڑھ میں پہلے سے موجود پانی کے ساتھ خوب اچھی طرح ملا دیں۔ اس کے بعد پودا گڑھے کے اندر رکھیں اور پودے کو چاروں طرف سے اچھی طرح مٹی لگادیں۔ پودے کے اوپر

والے حصے کو پرالی یا کھجور کے پتوں سے اختیاط سے ڈھانپ دیں تاکہ پودا موئی شدت سے محفوظ رہے اور بارش وغیرہ کا پانی اُس کی گوبھی میں نہ جانے پائے۔ پودے کو خوب پانی دیں۔ تقریباً ایک سال تک زمین کو وتر میں رکھا جائے۔ سردی ختم ہونے پر پرالی اُتار دیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پودا 20-25 دن کھلا رہے ہیں۔ پھر ان پودوں پر پھپھوندی کش زہر نہ اپسن۔ ایم (Topsin-M) بحساب 25 ملی لتر فی لتر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ پھر پودوں پر کو پرالی یا کھجور کے پتوں سے دوبارہ ڈھانپ دیں۔ اس طریقے سے لگائے گئے پودے مختلف بیماریوں اور گرم موسم کی شدت سے محفوظ رہتے ہیں۔ کھجور کے نئے لگائے گئے پودوں کو ایک سال تک سردی اور گرمی کی شدت سے بچانا نہایت ضروری ہے۔

### کھادوں کا استعمال

معیاری پھل اور بہتر پیداوار کے لئے کھادوں کا استعمال بہت ضروری ہے۔ جن میں نامیاتی (گوبر کی کھاد) اور کیمیائی کھادیں شامل ہیں۔ نامیاتی کھادیں ہمیشہ سبز اور جنوری میں ڈالیں جبکہ کیمیائی کھادیں یعنی ناٹروجن کی آڑھی مقدار فاسفورس اور پوتاش کی پوری مقدار بھجوں نکلنے سے دو ہفتے پہلے یعنی فروری کے آخر میں ڈالیں۔ ناٹروجن کی باقی مقدار پھل بننے کے بعد وسط اپریل میں ڈالیں۔ بہتر یہ ہے کہ زمین کا تجزیہ کروا کر ضرورت کے مطابق کھادیں ڈالی جائیں تاہم کھادوں کی مقدار بخاطر عرضی پودا درج ذیل ہے۔

پودے کی عمر (سالوں میں)	گوبر کی کھاد (کلوگرام)	پوریا (کلوگرام)	سنگل سپر فاسفیٹ (کلوگرام)	سلفیٹ آف پوتاش (کلوگرام)
4-3	10.00	0.50	0.15	
6-5	20.00	1.00	0.30	
9-7	40.00	2.00	0.50	
12-10	60.00	2.70	1.00	
12 سے زائد	100-120	3.00	2.00	
کھاد ڈالنے کا وقت	سبز	آخ فروری	آخ فروری	آڈھی مقدار وسط اپریل

ضرب المثل ہے کہ کھجور کے پودے سے بہترین پیداوار حاصل کرنے کے لئے اس کا سر آگ اور پاؤں پانی میں ہو۔ اس لئے نئے باغات لگانے کے فوراً بعد آپاشی کریں اور ابتدائی مہینوں میں مسلسل آپاشی کرتے رہیں یعنی اتنا پانی دیا جائے کہ زمین خشک نہ ہو اور ورز حالت میں رہے تاکہ زیر نیچے اپنی جڑوں کی نشوونما جلد کر لیں۔ موسم گرم میں 7 تا 10 دن کے وقفہ سے آپاشی جاری رکھیں جبکہ موسم سرما میں 3 تا 4 ہفتوں کے وقفہ سے پانی دیا جانا چاہئے۔ سپیاں نکلنے کے وقت آپاشی کم کریں۔

### زرپاشی

کھجور سے عالمی معیار کا پھل اور بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے مصنوعی زرپاشی کا عمل بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ مصنوعی زرپاشی میں نرپھلوں کے زرد انوں کو مادہ پھلوں پر منتقل کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں عمل زیر گی مکمل ہونے پر پھل بنتا ہے۔ قدرتی زرپاشی کا عمل حشرات (خصوصاً شہد کی مکھیوں) اور ہوا کے ذریعے ہوتا ہے۔ کھجور کے نر اور مادہ پودے الگ الگ ہوتے ہیں۔ قدرتی زرپاشی کے لئے کھجور کے باغات میں نر اور مادہ پودوں کا تناسب 10:1 ہونا چاہئے یعنی دس ماہ پودوں کے لئے ایک نر پودا لگایا جاتا ہے۔ اس طریقے میں صرف 20 تا 25 نیصد مادہ پھلوں کی زرپاشی ممکن ہوتی ہے۔ نیز کھجور کے مختلف نر پودوں کے زردانے مختلف خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

زرپاشی کے چند سنہری اصولوں کو ملاحظہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

☆ کھجور کے پھلوں پس نماغلاف (خول) میں پیدا ہوتے ہیں۔

☆ یہ سپیاں وسط فروری سے شروع اپریل تک تیار ہو جاتی ہیں۔ مگر بارشوں اور موسم کی شدت کی وجہ سے اس دورانیے میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

☆ نر سپیاں مادہ سپیوں سے تقریباً 7 تا 10 دن پہلے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔

☆ نر سپیاں نسبتاً موتی، چوڑی اور لمبائی میں کم ہوتی ہیں جبکہ مادہ سپیاں پتلی، لمبی اور تکوار نہما ہوتی ہیں۔

☆ زرپاشی کے لئے صرف کلی سپیاں ہی قابل استعمال ہوتی ہیں۔ تیار پسی کی پہچان یہ ہے کہ اس کے خول کا کچھ حصہ پھٹ جاتا ہے۔ اس کا رنگ بھورا اور ٹھوکر گانے سے چھٹنے کی آواز آتی ہے اور پھلوں والی لڑیاں آسانی سے خول سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔

☆ ایک ہی درخت پر سپیاں نکلنے اور پکنے کے اوقات مختلف ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا باتوں کو مدد نظر کھٹے ہوئے زر پاشی کا عمل درج ذیل مصنوعی طریقوں سے کمل کیا جاتا ہے:-

### طریقہ نمبر 1۔ نر پھولوں کی لڑیوں کے ذریعے

نر پودے سے تیار سپیاں کاٹ کر سائے اور ہوا دار جگد میں محفوظ کر لی جاتی ہیں۔ جب مادہ سمجھی کھلنے کے قریب ہوتی ہے تو اس کے خول کو خود پھاڑ کر مادہ پھولوں والی لڑیوں کے اوپر زر ہی کی چند لڑیاں اٹھ رکھ دی جاتی ہیں۔ ان لڑیوں سے زردانے خود بخوبی یعنی ہوا یا حشرات وغیرہ سے مادہ پھولوں پر منتقل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح عمل زر پاشی کمل ہو جاتا ہے۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ مادہ پھولوں والی لڑیوں کا رنگ سفید ہو تو مادہ پھول زردانے کو قول کرنے والی حالت میں ہوتے ہیں اور یہ حالت صرف 72 گھنٹے برقرار رہتی ہے۔ مگر جیسے ہی اس کا رنگ سبز ہو جائے تو بیضہ دافی کامنہ بند ہو جاتا ہے اور زر پاشی کرنے کے باوجود عمل زیر گی ناکمل رہ جاتا ہے۔ اس طریقے میں قدرے زیادہ محنت، وقت اور زردا نہ کی مقدار درکار ہوتے ہیں۔ نیز ایک ہی پودے کی سپیاں چونکہ مختلف اوقات میں کھلتی ہیں۔ اس لئے باغبان کو زر پاشی کا عمل 3 تا 5 بار دہرانا ضروری ہے۔

### طریقہ نمبر 2۔ خشک زردا نوں (پاؤڈر) کا استعمال

اس طریقہ میں نر سپیاں پکنے پر کاٹ لی جاتی ہیں۔ جب یہ سپیاں کھلنے کے قریب ہوتی ہیں تو ان کا رنگ بھورا اور ساخت نرم ہو جاتی ہے۔ اگر یہ سپیاں کائیں سے پہلے ہی کھلانا شروع کر دیں تو انہیں صح سویرے ہی کاٹ لینا چاہئے۔ ورنہ ہوا اور شہد کی کھیوں کے ذریعے زردا نہ ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ پھر نر سپیوں سے پھولوں کی لڑیاں نکال کر انہیں نبی سے پاک سایہ دار جگہ میں خشک کر کے محفوظ کر لیا جاتا ہے یا پھر لڑیوں سے خشک زردا نہ کو علیحدہ کر کے پاؤڈر کی شکل میں شیشے کے ہوابند جاریا کا غذہ کی تھیلیوں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح جمع شدہ زردا نہ کے پاؤڈر کو درج ذیل طریقوں سے زر پاشی کی جاتی ہے:-

#### (الف) آلہ زر پاشی کے ذریعے

یہ زر پاشی کا ایک سادہ ابیجاد شدہ آلہ ہے۔ جس میں خشک زردا نے ڈال کر ایک آدمی زمین سے 20 تا 25 فٹ بلندی تک بھور کے مادہ پھولوں پر چھڑ کا کر سکتا ہے۔ اگر زردا نہ کی مقدار تھوڑی ہو تو ان میں 1:4 کے تناسب سے ناکم پاؤڈر ملا کر استعمال کیا جاسکتا ہے یعنی ایک حصہ زردا نہ اور چار حصے ناکم پاؤڈر ملا شدہ آمیزہ کا چھڑ کا کر نے سے مطلوبہ تباہ حاصل ہو سکتے ہیں اس طریقہ میں مزدوری اور وقت دونوں کی خاطر خواہ بچت ہوتی ہے

## (ب) روئی کے گالوں کے ذریعے

اگر آلزر پاشی موجود نہ ہو یا کسی وجہ سے زردانہ میں نبی آجائے تو روئی کے چھوٹے چھوٹے (اخروٹ کے سائز کے) گالوں پر زردانے لگا کر انہیں تیار شدہ ماڈہ پھولوں کے خوشوں میں (ایک یادو گا لے فی خوش) رکھ دیا جاتا ہے۔ کھجور کی بہتر پیداوار لینے کے لئے ضروری ہے کہ اگر زر پاشی کے دوران بارش ہو جائے تو احتیاطاً مزید ایک دفعہ زر پاشی کر دینی چاہئے۔ کیونکہ ہوا میں زیادہ نبی کی وجہ سے زر پاشی کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ ماڈہ پھولوں میں زردانے قول کرنے کا وقت صرف 72 گھنٹے ہوتا ہے۔

## پھل کی چھدرائی

جب کھجور کے پودوں پر پھل بن جاتا ہے تو اس کے خوشوں سے 50 فیصد پھل توڑ کر علیحدہ کر دینے سے باقی پھل کے جنم اور معیار میں خاطر خواہ بہتری ہو جاتی ہے۔ اگر پھل گھننا ہو تو نہ صرف اس کا سائز چھوٹا رہ جائے گا بلکہ اس پر گلنے سڑنے کی بیماری کا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ چھدرائی سے پیداوار میں کمی نہیں ہوتی۔ بلکہ پھل کا معیار بہتر ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً مہندی میں اس کی قیمت بھی اچھی ملتی ہے۔

## پھل کی برداشت

کھجور کی اکثر اقسام جو لاٹی، اگست میں پک کر تیار ہوتی ہیں۔ ان کی برداشت ڈوکا یا ڈنگ حالت میں کی جاتی ہے۔ کھجور کی برداشت ایک مرتبہ کرنے کی بجائے چار مختلف وقوفوں میں کی جاتی ہے۔ پھل کی برداشت مختلف وقوفوں میں کرنے سے کھجور کی پیداواری کمی سے بچا جاسکتا ہے۔

## پھل برداشت کرنے کی حالتیں

### 1- ڈوکا

کھجور کی صرف مخصوص اقسام مثلاً حلاوی، شامران، اخروٹ، شکری، گڑ، ڈھیڈی (خرمہ)، عیدل شاہ، سفیدہ، بصرہ والی، فضلی، تار والی، ماکھی اور مکران وغیرہ کا پھل ڈوکا حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس حالت میں پھل میٹھا اور مزیدار ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ کھجور کی ہر قسم ڈوکا حالت میں کھانے کے قابل نہیں ہوتی۔ دوسری اقسام کو کھانے سے گلے کی خراش یا پھر دوسری بیماریوں کا حملہ ہو سکتا ہے۔ اس حالت میں پھل کا رنگ کارنگ پیلا جکبہ بعض اقسام کا رنگ سرفی مائل ہو جاتا ہے۔

اس حالت میں پھل نچلے حصے سے پک کر نرم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اپنی رنگت تبدیل کر لیتا ہے اور مٹھاں بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ ایسے پھل پر کیڑوں اور پرندوں کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں بارش آجائے تو پھل خراب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس پھل کو دھوپ میں خشک کر لیا جائے تو ایک سال تک استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس حالت میں کھو رکھل پنچتہ شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اگر ڈنگ کو چند دنوں تک پودے کے اوپر رہنے دیں تو وہ مکمل پک جاتی ہے۔ اس میں پھل کا رنگ پیلے سے خاکی ہو جاتا ہے۔ جبکہ سرخ رنگ والی کھو رکھل سیاہ ہو جاتی ہے۔

### سفراش کردہ اقسام

پاکستان میں کھو رکھل تقریباً 300 اقسام پائی جاتی ہیں۔ جو زیادہ تر خور و شج سے معرض وجود میں آئی ہیں۔ محکمہ ہذا میں سالہ سال کے تجربات کی بنابر درج ذیل اقسام کی سفارش کی جاتی ہے۔

### 1۔ مرکزی پنجاب میں کاشت کے لئے سفارش کردہ اقسام

نمبر شمار	نام قسم	پیداوار (کلوگرام فی پودا)	پھل کی رنگت	پنے کا وقت	کھانے کی حالت
1	مکران	95	سنہری	وسط جولائی	ڈوکا۔ ڈنگ
2	اخروٹ	65	سرخ	وسط اگست	ڈوکا
3	حلاؤی	100	سنہری	وسط جولائی	ڈوکا۔ ڈنگ
4	شامران	65	ہلکا پیلا	وسط جولائی	ڈنگ
5	زیدی	110	سیاہی ماٹل	شروع جولائی	ڈنگ
6	خور وی	90	سبزی ماٹل	شروع اگست	ڈنگ
7	زیریں	70	سرخی ماٹل جامنی	وسط جولائی	ڈنگ
8	ڈکی	110	سیاہی ماٹل	وسط اگست	ڈنگ۔ چھوہارا
9	اصیل	70	ہلکا پیلا	شروع اگست	ڈنگ۔ چھوہارا

### جنوبی پنجاب میں کاشت کے لئے سفارش کردہ اقسام

نمبر شمار	نام قسم	پیداوار (کلوگرام فی پودا)	پھل کی رنگت	پہنچنے کا وقت	کھانے کی حالت
1	ڈھیڈی	100	پیلا	جولائی۔ اگست	ڈوکا
2	کڑ	130	پیلا۔ بھورا	جولائی۔ اگست	ڈوکا۔ ڈنگ۔ پنڈ
3	شکری	82	چاکلیٹ	جولائی	ڈوکا۔ ڈنگ
4	شامران	65	پیلا	جولائی۔ اگست	ڈوکا۔ ڈنگ
5	عید شاہ	115	گلابی۔ پیلا	جولائی۔ اگست	ڈوکا۔ ڈنگ
6	سفیدہ	100	پیلا۔ زرد	جولائی۔ اگست	ڈوکا۔ ڈنگ
7	مکران	95	زردی مائل سرخ	جولائی۔ اگست	ڈوکا۔ ڈنگ
8	حلاوی	100	سہری زرد	جولائی۔ اگست	ڈوکا۔ ڈنگ
9	بصرہ والی	85	گلابی	اگست	ڈوکا۔ ڈنگ
10	فضلی	70	پیلا	اگست	ڈوکا۔ ڈنگ
11	تاروالی	60	گلابی	اگست	ڈوکا۔ ڈنگ
12	ماکھی	56	پیلا	اگست	ڈوکا۔ ڈنگ
13	حلینی	110	پیلا۔ بھورا	اگست	ڈنگ
14	حضری	100	سبری مائل زرد	جولائی۔ اگست	ڈنگ
15	زیدی	90	پیلا	اگست	پنڈ
16	کچپرا	95	کالا	اگست	پنڈ
17	ہمیں والی	90	بھورا	اگست	پنڈ
18	اصیل	70	پیلا	اگست	پنڈ۔ چھوپارا

## ضرر رسان کیڑے اور ان کا انسداد

### 1۔ کھجور کی سرخ بھوٹدی (Red Palm Weevil)

#### کیڑے کی پچان

یہ سرخ رنگ کی بھوٹدی ہے۔ اس کے سر اور پیٹ کے درمیانی حصہ پر سیاہ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک کیڑا ہے۔ کھجور کے مکمل پودے کی تباہی کا باعث بتاتا ہے۔ یہ کیڑا پودے کے زخمی حصوں پر حملہ کرتا ہے۔ وہیں اٹھتے دیتا ہے جن سے گرب (Grub) پیدا ہوتے ہیں جو بعد میں پیوپا اور لاروا بن جاتے ہیں۔ ان کا منہ سرخ ہوتا ہے۔ یہ پودے کے گودے کو اندر سے کھاتے رہتے ہیں۔

#### حملہ کی علامات

کھجور کے تنے سے گند اور بد بودار مواد نکلتا ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں پودا چند دنوں میں زین پر گر جاتا ہے۔ یوں کھجور کا پودا مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

#### حملہ کی وجوہات

جب کھجور کے زیر پچے علیحدہ کئے جاتے ہیں تو پودے کے تنے پر کٹا والی جگہ پر زخم بن جاتا ہے۔ عام طور پر کھجور پر اس کیڑے کا حملہ ان ہی زخموں کے ذریعے ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرا ذریعہ نرم اور کچی ٹھینیوں کی کٹائی سے بننے والا زخم ہو سکتا ہے۔

#### انسداد

☆ زیر پچے اتارنے کے وقت تیز دھار سبل کا انتہائی ماہر انداز میں استعمال کیا جائے تاکہ کٹا والی جگہ پر زخم کا سائز کم سے کم ہو۔

☆ زیر پچے علیحدہ کرنے اور نرم ٹھینیوں کی کٹائی کے فوراً بعد مناسب زرعی زہر کا (مثلاً کلور و پائیری فاس بمحاسب 5 ملی لتر فی لتر پانی) پسروے کریں۔ زخموں پر گیلی مٹی لگا کر مکمل طور پر بند کر دیا جائے۔

☆ اگر پودے پر اس کیڑے کا حملہ ہو چکا ہو یعنی تنے سے گند اور بد بودار مواد نکل رہا ہو تو پھر سبل کی مدد سے تنے کو حملہ والی جگہ سے کھو دا جائے اور پھر لوہے کی تار کے ساتھ اس سوراخ میں سے تمام کیڑے بھشوی (لاروے اور پیوپے) باہر نکال کر موقع پر ہی ختم کر دیئے جائیں۔

☆ کیڑے نکلنے کے فوراً بعد سوراخ میں کلور و پائیری فاس (جساب 5 ملی لتر فنی لٹر پانی) کا سپرے کریں پھر سوراخ میں ایلومنیم فاسفارائیڈ کی 5 گولیاں فی سوراخ رکھ کر اوپر پلاسٹک کی شیٹ رکھ کر گئے گارے سے سوراخ کو اچھی طرح بند کر دیں۔ اس طرح پودے کے تنے میں جو گرب (Grub) بچے ہوں گے وہ خود بخود مر جائیں گے اور پودا مرنے سے نجات جائے گا۔

## 2۔ گینڈ انما بھونڈی یا سیاہ بھونڈی

### کیڑے کی پچان

اس کیڑے کی رنگت سفیدی مائل بھوری ہوتی ہے۔ سر پر گینڈے کی طرح سینگ ہوتا ہے۔ یہ کیڑا گوبر کے ڈھیریا گلے سڑے نباتاتی ماڈہ میں اثدے دیتا ہے۔ پھر ان اثدوں سے موٹے اور نرم جسم والے پیلی رنگت کے لاروے نکل آتے ہیں جو 4-5 ماہ میں اپنی جسامت مکمل کر لیتے ہیں۔ لاروا سے پوپا بننے کے لئے گوبر کے ڈھیریا مٹی کے اندر ایک خول بنا کر اپنا دور مکمل کرتا ہے۔ یہ کیڑا موسم سرما کے بعد مٹی سے نکلتا ہے اور موسم بر سات میں اس کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ عام طور پر اس کیڑے کا جملہ بہاؤ پور، ملتان، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خاں کے اضلاع میں ہوتا ہے۔

### پودے پر حملہ کی علامات

یہ کیڑا صرف بالغ حالت میں ہی پودوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ دن کے وقت سوراخ میں چھپا رہتا ہے اور رات کو باہر نکل آتا ہے۔ یہ کیڑا اڑ کر پودے پر پہنچتا ہے۔ جہاں بڑھنے والے حصے یا پتوں کے قریب سوراخ بنا کر تنے کے اوپر والے زم حصے تک پہنچ جاتا ہے۔ کیڑا جب اندر پتے تک پہنچتا ہے تو ان کھلے زم پتوں کو کھا جاتا ہے۔ جب یہ پتے باہر نکلتے ہیں تو درمیانی شاخ کے گردنا مکمل کٹے ہوئے پتوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ شدید حملہ کی صورت میں پودے کی بدھوتری یا پتوں کے اندر سے کٹ جانے کی وجہ سے رک جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے پودا بالآخر سوکھ جاتا ہے۔ نیز اس کیڑے کے کٹے ہوئے سوراخ میں بارش کا پانی داخل ہوتا ہے جس سے پودا گلنے کی وجہ سے ناکارہ ہو جاتا ہے۔

### انداد

کھجور کے باغات کے اندر اور گرد و نواح میں گوبر کو کھلے ڈھیر کی شکل میں نہ کھیں بلکہ انہیں زمین کے اندر گڑھے بنا کر ان میں ڈالیں۔ پھر اوپر کی سطح کو 3-2 فٹ موٹی مٹی کی تہہ سے ڈھانپ دیں یا پھر پلاسٹک کی شیٹ سے ڈھانپ کر

اوپر مٹی ڈال دیں۔ لاروے نومبر میں مکمل ہو جاتے ہیں۔ گور کے ڈھیروں اور گلے سڑے مادہ سے انہیں اکٹھا کر کے مار دینا چاہئے۔ درختوں کے پاس بھی ہل چلا کر زمین میں چھپے ہوئے لاروے تلف کئے جاسکتے ہیں۔ سوراخ کے باہر گترے ہوئے ریشہ نما مواد کو ہٹا کر ایلو مٹیم فاسفارسید کی دو گولیاں فی سوراخ میں ڈال کر باہر سے اچھی طرح مٹی سے بند کر دیں۔ بالغ کثیرے کو پکڑنے کے لئے روشنی کے پھندے لگائے جائیں کیونکہ یہ یہ ہوئی روشنی کی طرف کھینچتی آتی ہے۔ اسے رات کو آسانی سے پکڑا جاسکتا ہے۔



## محمد اشفاق

زیر نگرانی

ناظم اثمار، ایوب زرعی تحقیقاتی اداره، فیصل آباد

مرتبین

محمد اخلاق	ماہر اثمار
ملک فیاض احمد	نائب ماہر اثمار
ملک محسن عباس	ماہر اثمار
محمد معاذ عزیز	نائب ماہر اثمار
آمنہ علوی	اسٹنٹ ریسرچ آفیسر
سحر شید	اسٹنٹ ریسرچ آفیسر

فون نمبر: 041-9201690 | فیکس: 041-9201817 | ای میل: director\_hri@yahoo.com

. تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار  
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد